علامہ عاطف رضا سیالوی صاحب کی تحریر پر چند گزارشات

حال ہی میں محقق اہل سنت علامہ عاطف رمضان سیالوی صاحب حفظہ اللہ کا بیان زیرِ سماعت آیا جس میں آپ نے قبلہ امام جلالی زید شرفہ کی طرف سے سنی کانفرنس 2023ء میں علاماتِ اہل سنت کے بارے میں بیان کی گئی ایک روایت پر کلام کیا۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام اور پرسعادت لمحات میں گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے اس پر مفصل گفتگو کرنے کا تو وقت نہیں مگر اصلاحِ حال کے لیے فتاویٰ رضویہ شریف کے چند اقتباسات کی صورت میں چند گزارشات آپ کے اور دیگر علمائے اہل سنت گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمہ نے احادیث کی روایت و درایت سے متعلق چند فوائد تحریر کیے۔ فائدہ نمبر 12 کا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں ذخیرۂ احادیث کی کمی اور کثرتِ اطلاع کی دوری کی وجہ سے بعض لوگوں کے اذہان میں اسناد کی فضیلتیں دیکھ دیکھ کر یہ بات مرتکز ہوگئی ہے کہ احادیث اگر بے سند مذکور ہوں اگرچہ ان کو معتمد آئمہ نے بصیغہ جزم نقل کیا ہو تو وہ مطلقاً باطل و مردود ہیں اور استنباطِ احکام، بیانِ مغازی وسیر اور فضائل کسی باب میں بھی قطعاً قبول نہیں کی جائیں گی۔ ایسا قول کرنا محدثین اور فقہاء کے اجماع کے مخالف ہے۔ یہاں تک کہ علمائے مصنفین میں سے اگر کوئی "قال رسول اللہ ﷺ" یا "فعل رسول اللہ ﷺ" کہے تو یہ بھی حجت ہو گی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی جامع اور پرمغز عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"اذہان اکثر قاصرین زمان میں سند کی فضیلتیں اور کلامِ اثریین میں اتصال کی ضرورتیں دیکھ دیکھ کر مرتکز ہو رہا ہے کہ احادیث بے سند اگرچہ کلماتِ ائمہ معتمدین میں بصیغہ جزم مذکور ہوں مطلقاً باطل ومردود وعاطل کہ احکام، مغازی، سَیر، فضائل کسی باب میں اصلاً نہ سُننے کے لائق، نہ ماننے کے قابل

حالانکہ یہ محض اختراع بین الاندفاع، مشاہیر محدثین و جماہیر فقہاء دونوں فریق کے مخالفِ اجماع ہے، غیر صحابی جو قول یا فعل یا حال حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بے سند متصل نسبت کرے، محدثین کے نزدیک باختلاف حالات واصطلاحات مرسل منقطع معلق معضل ہے اور فقہا واصولین کی اصطلاح میں سب کا نام مرسل اصطلاحِ حدیث پر تعلیق واعضال یا اصطلاحِ فقہ واصول پر ارسال میں کچھ بعض سند کا ذکر ہرگز لازم نہیں بلکہ تمام وسائط حذف کر کے علمائے مصنفین جو قال یا فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلک کہتے ہیں یہ بھی معضل ومرسل ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلدنمبر:05، صفحہ نمبر:621)

کچھ آگے جا کر مزید ارشاد فرماتے ہیں:

"امام معتمد، محتاط فی الدین، عارف بالرجال، بصیر بالعمل، غیر معروف بالتساہل ہو تو ہر قرن کے ایسے عالم کا "قال رسول اللہ ﷺ" کہنا حجت فی الاحکام ہے۔ (یعنی ایسا عالم جو علل کو جانتا ہو دین کے معاملے میں محتاط ہو تو ہر قرن کے ایسے عالم کا "قال رسول اللہ ﷺ" کہنا حجت ہے)۔

(فتاوی رضویہ، جلدنمبر:05، صفحہ نمبر:626)

مولانا عاطف سیالوی صاحب نے جو علمی اختلاف کیا ہم اس کا دل سے احترام کرتے ہیں اور یہ ہرگز کوئی شنیع عمل نہیں کما لا یخفی علی من یطالع الکتب۔ لیکن آج ان کی طرف منسوب ایک مختصر تحریر نظر سے گزری جس میں بڑی دیدہ دلیری سے یہ کہا گیا تھا کہ "سرکار پر جھوٹ بولا جائے اور بولا بھی سوشل میڈیا پر جائے اور بولنے والا عالم ہو۔" اس سلسلہ میں آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ قطعی طور پر کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سرکار دو عالم ﷺ پر جھوٹ ہے؟؟ جبکہ قبلہ کنز العلماء نے حدیث اپنی طرف سے بیان نہیں کی تھی بلکہ تین مشاہیر فقہاء کی کتب سے پیش کی تھی اور ان فقہاء نے بھی اس

حدیث کا ذکر محض بطور ذکر یا بطورِ رد نہیں کیا تھا، بلکہ بیانِ اہل سنت و جماعت کی فصل باندھ کر اس میں باقاعدہ بطورِ دلیل وحجت و فضیلت اس روایت کو پیش کیا تھا، اور بصیغہ جزم پیش کیا تھا۔ جبکہ سطور بالا میں فتاویٰ رضویہ سے حوالہ پیش کر دیا گیا کہ محتاط فی الدین ۔۔۔الخ اگر "قال رسول اللہ ﷺ" بغیر سند کے کہے تو وہ بھی حجت ہے۔ تو ایسے معتمد عالم ربانی کی طرف قطعی طور پر یہ منسوب کرنا کہ یہ سرکار ﷺ پر جھوٹ بولا گیا ہے، کیسے روا ہے جبکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے شروع میں لکھ دیا کہ معتمد عالم بصیغہ جزم کسی روایت کو بیان کرے تو اس کو باطل کہنا اجماعِ محدثین وفقہاء کے خلاف ہے۔ اور قبلہ جلالی صاحب نے اپنی طرف سے یہ روایت پیش نہیں بلکہ فقہائے احناف کی کتب سے حوالہ ذکر کیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا محض سند مذکور نہ ہونے کی وجہ سے اس پر سرکار دو عالم ﷺ پر جھوٹ باندھنے (بے اصل) کا حکم لگا دینا اجماع محدثین وفقہاء سے عدول نہیں؟؟؟؟ کیا آپ اپنی تحریر میں یہ اضافہ کرنا پسند کریں گے کہ ایک حدیث کو بصیغہ جزم کتاب میں نقل کر کے سرکار علیہ السلام کی طرف جھوٹ منسوب کیا گیا ہے اور کتاب بھی فقہ کی ہے اور کتاب کا لکھنے والا بھی عالم ہے اور عالم بھی عام نہیں بلکہ چوٹی کا فقیہ ہے۔ اور بیان کرنے والا بھی مستند و معتمد عالم ہے ......؟؟؟ کیا کتب حدیث میں نہ ملنے والی فقہ کی روایات قطعی طور پر نا قابل قبول ہیں؟ کیا فقہ کی کتاب میں مذکور بے سند روایت اگر کتب حدیث میں نہ ہو تو فقط اس وجہ سے اصلاً موضوع اور کذب قرار دی جائیں گی؟

آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ قبلہ امام جلالی زید شرفہ جیسے محقق اور راسخ العلم عالم پر اتنا سخت حکم لگانے سے قبل اصولِ حدیث کے ان قوانین کا بھی نظرِ عمیق سے مطالعہ فرمالیجیے۔ اور درایت کے تمام اصولوں کو سامنے رکھنے کے بعد فیصلہ کیجیے کہ جلالی صاحب کی طرف سرکار ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی نسبت کرنا کیسا ہے؟

نوٹ

امام جلالی زید شرفہ کے جملہ مریدین و متعلقین و وابستگان سے بارِ دیگر عرض ہے کہ اختلاف میں ادب کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ صحیح العقیدہ علماء کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سنی العقیدہ علماء کے احترام اور تعظیم کے جو اصول بیان کیے ہیں، اختلافات میں ہمہ وقت ان کو مدنظر رکھیں۔ تحمل، برداشت اور رواداری کا رویہ اپنائیں اور غیر مہذب گفتگو سے اجتناب کریں۔

قبلہ امام جلالی صاحب زید شرفہ سے متعلق اگر کسی بھی سنی العقیدہ مستند عالم دین کو کوئی اختلاف رائے ہے یا کسی مسئلہ میں توضیح و توجیہہ چاہیے تو فقیر سے رابطہ کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل علمی اختلاف میں آپ کی رائے کا احترام کرتے ہوئے آپ کو مطمئن کیا جائے گا۔ اصلاح کا اول طریقہ یہ ہے کہ آپ اس عالم دین کے پاس تشریف لے جا کر ان کو توجہ دلائیں تاکہ آپس میں مل بیٹھ کر مسائل حل ہو جائیں اور اہل سنت کے حالات مزید ابتری اور انتشار کا شکار نہ ہوں۔ فقیر نے بذاتِ خود بیسیوں اختلافی معاملات میں اہل سنت کے علماء سے ذاتی رابطہ کر کے مسائل حل کیے ہیں۔

رمضان المبارک کے پیش نظر یہ مختصر تحریر رقم کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر علامہ عاطف رضا سیالوی صاحب یا کسی دوسرے عالم دین کو مفصل کلام کی حاجت ہوئی یا ہماری بیان کردہ روایت پر شرح طحاویہ کے پیش کردہ حوالہ کے لحاظ سے اشکالات ہیں تو رمضان المبارک کے بعد رابطہ کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل تمام اشکالات کے شافی جوابات دیے جائیں گے۔

ان ارید الا الاصلاح

اہل علم سے اپنی اصلاح کا طالب

کتبہ: العبد الملتجی و الی اللہ المشتکی

محمد زاہد نعمانی جلالی عفی عنہ